

82

آیات نمبر 83 تا 88 میں منافقین کا کردار کہ ہر امن یا خطرہ کی نئی خبر کو پہلے رسول اللہ ﷺ تک پہنچانے کی بجائے اسے لوگوں میں پھیلا دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو تلقین کہ وہ مومنوں کو جہاد کی ترغیب دیں۔ اچھے کام کی سفارش کرنے والے کو بھی اس کا ثواب ملے گا اور برے کام کی سفارش کرنے والا اس گناہ میں حصہ دار ہو گا۔ سلام کا جواب اس سے بہتر ادا کرنے کی تاکید۔

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ اور ان کے پاس جب بھی کوئی امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو یہ اسے بغیر تحقیق کیے فوراً ہر طرف پھیلا دیتے ہیں وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ حالانکہ اگر یہ لوگ پہلے خاموشی سے اسے رسول اللہ ﷺ یا دوسرے ذمہ دار اصحاب تک پہنچا دیتے تو وہ خبر ایسے لوگوں کے علم میں آجاتی جو اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور وہ اس خبر کی حقیقت کو جان لیتے وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۳﴾ اگر تم لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو یقیناً چند ایک کے سوا تم سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ پس اے محمد ﷺ! آپ خود اللہ کی راہ میں جہاد کیجئے، آپ اپنی ذات کے سوا کسی اور کے افعال کے ذمہ دار نہیں ہیں البتہ آپ مسلمانوں کو جہاد کے لئے ترغیب ضرور دیتے رہیں، اللہ تعالیٰ سے بعید نہیں کہ وہ کافروں کا زور توڑ دے وَ

اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ یاد رکھو! کہ نہ صرف اللہ کی گرفت بہت سخت ہے بلکہ وہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ جو شخص کسی اچھے کام کی سفارش کرے گا تو سفارش کرنے والے کو بھی اس کا ثواب ملے گا، اور اگر کوئی برے کام کی سفارش کرے گا تو وہ بھی اس گناہ میں حصہ دار ہو گا، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اور جب سلام کے ذریعے تمہیں دعا دی جائے تو تم اس سے بہتر الفاظ سے جواب دو یا کم از کم انہی الفاظ کے ساتھ دعا دو جو پہلے شخص نے کہے تھے ، بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ؑ وہ اللہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یقیناً تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں، اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے رکوع [۱۱] فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ پھر اے مسلمانوں! تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں بٹ گئے ہو حالانکہ اِن منافقوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ سے اللہ انہیں الٹا پھیر چکا ہے، کیا تم اس شخص کو ہدایت دینا چاہتے ہو

جسے اللہ نے اس کے اعمال کی پاداش میں ہدایت سے محروم کر دیا ہو؟ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ سَبِیۡلًا ﴿۸۸﴾ اور جو اللہ کی ہدایت سے محروم ہو گیا وہ کبھی راہِ راست نہیں پا سکتا

رسول اللہ (ﷺ) کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک اسلامی ریاست تشکیل پا گئی تھی، اس موقعہ پر تمام مسلمان خواہ مکہ میں تھے یا کہیں اور ان پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ میں آ جائیں، چونکہ یہ ہجرت فرض قرار دے دی گئی تھی اس لئے وہ تمام منافقین جو مختلف حیلے بہانوں سے مدینہ نہیں آنا چاہتے تھے انہیں واجب القتل قرار دے دیا گیا۔ مسلمانوں میں سے ایک گروہ ان لوگوں کے ساتھ قرابت داری کا رشتہ یا قبیلے کا تعلق رکھتے تھے، سو اس گروہ کا خیال تھا کہ ان لوگوں سے نرمی کا رویہ اختیار کیا جائے اور انہیں اُن کے حال پر چھوڑ کر کچھ ربط و تعلق قائم رکھا جائے تو آہستہ آہستہ یہ سچے مومن بن جائیں گے۔، اگلی آیات میں یہ تفصیلی احکام انہیں کے بارے میں ہیں